AL-QUDWAH
ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054
https://al-qudwah.com

مسلم سماج کی عدم ترقی کی چندوجوہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

A few reasons for the non-development of Muslim Society in the light of Seerat-e-Tayyaba ﷺ

ABSTRACT

This research paper aims to explore the reasons behind the non-development of Muslim society in light of the Seerat-e-Tayyaba (the life of Prophet Muhammad, peace be upon him). The study examines how the teachings and principles from the Prophet's life, when applied to contemporary society, may reveal the reasons for stagnation or underdevelopment within the Muslim world. Sociology, which studies the collective behavior of people in society and their relationships, plays a crucial role in understanding the dynamics of any given society. In this context, the paper investigates the influence of factors such as lineage, financial resources, education, gender, caste, and religion on social structures, as well as the role of faith and training in shaping an individual's contribution to society. By analyzing the importance of social welfare and the solutions offered through the Prophet's teachings, this research highlights how the Muslim community's failure to integrate these principles into modern life has contributed to societal challenges. It further explores how the Seerat-e-Tayyaba can offer valuable lessons in overcoming these barriers, promoting progress and cohesion within Muslim society today.

Keywords: *Seerat-e-Tayyaba, Sociology, Muslim Society, Social Welfare, Social Development, Collective Behavior.*

****Correspondence Author:***
Muhammad Nasir**PhD Scholar, Department of Usulud Din, IIU, Islamabad.*

AUTHORS

Dr. Mussarat Malik*
Chairperson، Department of Islamic Studies, University of Wah, Pakistan:
cp.isl@uow.edu.pk
Muhammad Nasir**
PhD Scholar, Department of Usulud Din, IIU, Islamabad:
nk1710414@gmail.com

Date of Submission: 11-11-2024
Acceptance: 03-12-2024
Publishing: 10-12-2024

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

آغاز سخن:

دین اسلام ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کے بغیر اللہ تعالی کے ہاں مقبولیت نہیں ۔ اس کا تذکرہ خود اللہ تعالی کے کلام میں ملتا ہے، اور یہ دین اسلام اس دستور العمل کا نام ہے، جو ہمیں جناب سید المرسلین ﷺ کے ذریعہ ملا ہے، اس کے اصول و فروع کو کلام اللہ شریف، احادیث رسول ﷺ ، اجماع امت اور تدبر و بصیرت سے مزین کیا گیا ہے۔ اس کے بنیادی ارکان سے لیکر اس کے انتہائی چھوٹے سے عمل تک کا ربط و تعلق امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناکے قول و فعل، شمائل و خصائل اور اخلاق و عمل سے معنون ہے۔ آپ ﷺ نے جن نقوش طیبہ پر زندگی گزاری، وہ سب کی سب دین اسلام ہی تو ہے، آپ ﷺ اس امت کے ہادی برحق ہیں۔ اس لیے رحمت الٰہی ہماری دامن گیر ہے، دنیا میں عزت آزادی، سرفرازی، اور آخرت میں نجات اس ہی سے حاصل ہوگی۔ اس پر چلنے سے انسان ایسا بن جاتا ہے، کہ اسکا رب اس سے راضی ہو جاتا ہے، اور وہ یہ چیز آج کے مسلمان کے لیے سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں صحیح دینی تعلیم اور اس کی روح سے واقف ہونا ہے۔ تاکہ غلامی کی زندگی کو گناہ سمجھنے لگ جائیں اور اپنی آزادی کیلئے بے چین ہو جائیں، جس مسلم سماج کی بنیاد آپ ﷺ نے رکھی ہے، اس میں غلامی کی زنجیروں کو توڑنا ہے، اور حریت و استقلال کے ساتھ رہنا ہے۔ خلافت الٰہی اور حکومت ربانی کا قیام ہی آپ ﷺ کی زندگی کا مقصد اولین ہے، تاکہ مسلم سماج ان عادات واطوار پر قائم ہو جس کی بنیاد عدل وانصاف، ترقی و خوشحالی پر ہو، ہر فرد کمال فرحت سے زندگی کا لطف اٹھائے ، لیکن آج مسلمانوں کی اخلاقی زندگی زبوں حالی کا شکار ہے ان کی معاشرت سے انسانی خصائل ختم ہو چکے ہیں، کوئی ایسا عیب نہیں جو اس سماج کی فطرت ثانیہ نہ بن چکا ہو۔ کوئی ایسی برائی نہیں جس میں سماج مبتلا نہ ہوں، ہمارے سماج میں لوٹ مار، رشوت، سود، ملاوٹ، فریب، دھوکہ، ڈاکہ زنی، فساد، قتل وغارت وغیرہ وغیرہ ایسی اخلاقی خرابیاں ہیں جو قومی سماج کی بنیادوں کو کمزور کر رہی ہیں۔ ہر میدان میں ہم اپنے آپ کو ناکام سمجھتے ہیں عوام کیا، بڑے بڑے زعماء اور رہنمایان قوم اس وقت خود ان کمزوریوں میں مبتلا ہیں، کون ایسا رہبر ہے، جو ان کی عادات قبیحہ کے خوفناک نتائج سے واقف نہ ہو۔ اور یہ نہایت دکھ و درد کا منظر ہے، جس پر آج مسلمان موجود ہیں، مسلمانو! "اُمت مسلمہ "کی جب تک اخلاقی حالت ٹھیک نہیں ہوگی، تو وہ تجارت میں صنعت و حرفت میں کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔ زراعت و کھیتی باڑی میں کما حقہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ اسی اخلاقی تنزل کا نتیجہ ہے، نوجوانوں کے چہروں پر کوئی خوشی و مسکرائٹ نظر تک نہیں آتی ہے۔ حالانکہ یہ فرحت و سرور تندرست دماغ، تندرست جسم کے اندر ہی پیدا ہوتی ہے۔ جس کی ذات مضبوط ہوں ۔ اعضاء تندرست ہوں ۔ عناصر میں اعتدال ہو تو یہ اشیاء اسمیں ہمہ وقت نظر آتی ہیں، اور جس کی صحت درست نہ ہو اس کے اندر امنگوں کی کوئی چنگاری پیدا نہیں ہو سکتی۔ قلب میں کوئی تمنا نہیں ہوتی، اور دماغ میں کوئی بلند تخیل نہیں آتا کیونکہ ہم نے رسول ﷺ کی تعلیمات، سیرت طیبہ پر عمل چھوڑ دیا ہے، اللہ تعالی ہمیں اس نعمت سے سرفراز فرمائے ۔

مقالہ کا اسلوب :

اس آرٹیکل میں استقرائی اسلوب کے ذریعے مسلم سماج کی عدم ترقی کو سمجھنے کی کوشش کی جائے گی، کہ وہ کون کون سے اسباب و وجوہات ہیں، جن کی وجہ سے مسلم دنیا سماجی ترقی میں وہ مقام حاصل نہ کر پائی ہے، جس مقام پر اس کو ہونا چاہیے تھا ۔ اس میں سب سے زیادہ کام سیرت طیبہ ﷺ کے حوالہ سے ہو گا، سیرت طیبہ میں آنے والی تمام احادیث نبوی ﷺ کی مناسب تخریج بھی کر دی گئی ہے، تاکہ سیرت طیبہ ﷺ میں مسلم سماج کی عدم ترقی کی وجوہات کے راہنما اصول نہایت تحقیق سے ذکر کیے جائیں، ان پر مسلم کمیونٹی عمل کرتی ہے، تو اس کی ترقی یقینی ہے؟ نیز

مسلم سماج کی عدم ترقی کی چند وجوہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

اس سے مسلم سماج کی ترقی اور عدم ترقی کی وجوہات کا پتہ بھی چل سکے گا، اور سیرت طیبہ ﷺ کے رہنما اصولوں سے واقف ہو کر ان کی پیروی کے ذریعہ ہم اس مقام کو حاصل کر سکیں جس میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔

بنیادی سوال:

مسلم سماج کی ترقی وعدم ترقی کے اسباب کیا ہیں ؟

اس سوال کا صحیح جواب جاننے کے لیے ہمیں ان اصول و قواعد کو سمجھنا ہو گا، جو آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں مضمر ہیں، اور ان کو اپنی معاشرتی زندگی میں اور مسلم سماجی زندگی میں لاگو کرنا ہو گا، جن کی نشان دہی آپ ﷺ نے فرمائی ہے، اس سے ہمیں مسلم سماج کو جناب رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی جانب موڑنا ہو گا، کیونکہ آپ ﷺ کی زندگی رول ماڈل زندگی ہے، اس کی تصدیق آپ ﷺ کی ذات پر اترنے والے کلام پاک میں بھی صراحتا موجود ہے۔ اس سے ہمارے پاس کافی ساری معلومات بھی جمع ہو جائیں گی، اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں مسلم سماج کی ترقی کا پتہ بھی چل جائے گا، نیز اس کا تاریخی پس منظر بھی سامنے آجائے گا۔

سابقہ تحقیقات:

1) حُسنِ مُعاشرت کے نبوی اصول[1]۔

2) سیرت رسول ﷺ میں زندگی کے رہنما اصول[2]۔

3) سیرتِ رسول ﷺ کا سماجی پہلو اور تبدیلیِ نظام[3]۔

4) سماجی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کا اسوہ[4]۔

5) فرد، نیا سماج اور سیرت رسول ﷺ[5]۔

6) اسوہ حسنہ کی پیروی سے معیاری سماج کی تعمیر ممکن[6] ہے۔

سماج کی لغوی تحقیق:

سماج کا لفظ سنسکرت زبان کے دو/2 الفاظ کا مجموع ہے "سم" اور "اج" مجموع کا مطلب ہے۔ متحد رہنا، اکٹھا رہنا، مل کر ایک ساتھ رہنا، خاندان کا مشترک رہنا، دوسروں کے ساتھ مشترک زندگی گزارنا، وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔ جبکہ صاحب فیروز اللغات نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے۔ معاشرہ، سوسائٹی، انجمن، کمیٹی، محفل، گروہ، جتھا، ٹولی وغیرہ کے لیے ہیں [7]۔ تو جس جگہ افراد مل کر رہتے ہیں اس کو سماج کا نام دے سکتے ہیں

---

[1]- مولانا راشد علی عطاری مدنی، (ماہنامہ فیضان مدینہ اکتوبر، 2022ء)۔

[2]- ارشاد اقبال اعوان، (ماہنامہ دختران اسلام، 28 اکتوبر 2020ء)۔

[3]- محمد عثمان بلند، (بصیرت افروز کہوٹہ راولپنڈی، 440)۔https://baseeratafroz.pk/article۔

[4]- ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی (25، اکتوبر 2020ء۔Adbimiras)

[5]- محمد حمید شاہد، 21/3/2024ء۔

[6]- جماعت اسلامی ہند کی ماہ ربیع الاول کے پیغام پر، (ویڈیو سیریز تاریخ اشاعت 5 - نومبر، 2020)۔ https://dawatnews.net/

[7]- مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، (فیروز اینڈ سنز لمیٹڈ لاہور راولپنڈی، کراچی، 2005ء) 853۔

مثلا: کوئی بھی ایسی جماعت یا گروہ جس کے اراکین ایک ساتھ رہتے ہوں، خصوصاً خانقاہ کے پیران عظام، یا راہب یا پادری، اشتمالی معاشرہ، ایک جگہ رہنے والے لوگوں کی جماعت، پبلک یا عوام، آبادی، محلہ، برادری، قوم، فرقہ، ملت، جمعیت، سماج، جمہور، پنچایت، شراکت دار اتحاد، طبقہ، بستی۔

سماج کی اصطلاحی تحقیق:

سماج کی بہت ساری اقسام ہیں مثلا تکثیری سماج اور غیر تکثیری سماج ان دونوں اقسام کی آگے پھر تقسیم ہے، جس میں غیر مسلم اور مسلم سماج آتے ہیں۔ ہماری تحقیق اسلامی، مسلم سماج کے بارے میں ہے، اور جزوی طور پر یا اشیاء و امور کے اشتراک کے طور پر دوسرے سماج بھی زیر بحث آسکتے ہیں، مختلف سماج پر محققین و ماہرین اپنے اپنے انداز میں آرٹیکل، مضمون، تبصرے، کتب اور رسائل، مجلات لکھتے رہتے ہیں۔ اسلامی یا مسلم سماج پر اسلامی مفکرین جن میں بالخصوص مفسرین، محدثین و فقہاء اکرام کا کام و کردار بہت نمایاں رہا ہے، اور ان کی اپنی آراء بھی پیش ہوتی رہتی ہیں، جس سے اس کی افادیت و اہمیت کا تعارف ہوتا ہے، لیکن اسلامی سماج کی جو تعبیر قرآن پاک نے کی ہے، اس جیسی مسلم سماج کی تعبیر ملنا ناممکن ہے ۔ قرآن مجید کی صورت "ال عمران" میں سماج کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ[8]۔

ترجمہ: تم بہتر ہو، ان سب امتوں میں سے، جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

مسلم سماج کی اس سے بہتر تعریف کہیں بھی نظر سے نہیں گزری، سماج میں اولین چیز افراد کا اجتماع ہوتا ہے، اس اجتماع کے ہر فرد کو فطرتی طور پر کچھ امور کرنا ہیں, اور کچھ امور سے اپنے آپ کو روکنا ہے، ہر دونوں امور اس فرد کی تعمیر و ترقی کے لیے ہیں، اس کو قرآن پاک میں "امر بالمعروف نہی عن المنکر "سے ذکر کیا ہے، اسلامی سماج یا مسلم سماج میں فرد کی زندگی اور موت دونوں کے ایام کو بہتر سے بہتر بنانے کی طرف زور دیا گیا ہے کیوں کہ صرف دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی مسلم سماج انسانی قدر و قیمت فوز و فلاح کو بحال رکھنا چاہتا ہے، یہی اس کی کامل و مکمل اور دیگر سماجوں پر فوقیت پانے کی دلیل ہے۔

تاریخی پس منظر:

سماج کی تاریخ تو بہت پرانی ہے، اور اس کو مختلف ماہرین و مفکرین سوشیالوجی کے ارٹیکل و مضامین کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے جس سماج میں تشریف آوری فرمائی ہے، اس میں اخلاقی قدریں بالکل ختم تھیں، اس میں رحم و کرم کی کوئی صورت نہیں تھی، اسمیں انسانی وقار کو ہمیشہ کے لیے محو کر دیا گیا تھا، افراد سے محبت و الفت تو دور کی بات ہے، اپنے خون سے پیدا ہونے والی اولاد سے پیار و محبت کا رشتہ بھی مٹ چکا تھا ۔ نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل سماجی برائیاں پورے عروج پر تھیں ۔ پورا معاشرہ انانیت ' انتقام اور حسد کی لپیٹ میں تھا۔ بدکرداری' شراب نوشی' قتل وغارت گری' بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا، اور اس طرح کی کئی برائیاں معاشرے میں عام تھیں۔ آپ ﷺ نے جس وقت مسلمان سماج کو ایمان اور عمل صالح اور امر بالمعروف نہی المنکر کے رنگ میں رنگا، تو اس کے بعد شراب پر پابندی کو عائد کیا گیا، تو

---

[8]-القرآن الکریم (سورۃ ال عمران)110:3۔

مسلم سماج کی عدم ترقی کی چندوجوہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

مسلمانوں نے شراب سے یک لخت دوری کو اختیار کر لیا۔ ایسے ہمہ گیر سماج یا تکثیری سماج کو آپ ﷺ نے بدل کر رکھ دیا، اور اس میں یہی اصول و قواعد کار فرما تھے۔ کہ انسانی فکر و سوچ میں ان اصول و قواعد کو لاگو کرنا ہے، جو چیز بری ہے اس کو چھوڑ دیں اور جو چیز اچھی ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرنی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات الٰہیہ کے اثر سے معاشرہ ان برائیوں سے یکسر پاک ہوتا گیا۔

مسلم سماج:

مسلم سماج کسی دہشت کا نام نہیں، کسی وحشت و خوف کا نام نہیں، کسی بربریت کا نام نہیں، بلکہ انسانیت کو ان کے فطرتی حقوق دینے کا نام ہے، جو فطرت نے اس کی زندگی کو کامل و مکمل کرنے کے لیے ودیت رکھیں ہیں، گویا کہ نبی کریم ﷺ کی عطا کردہ تعلیمات جب تک مسلم سماج پر چھائی رہیں گی، تو مسلم سماج کو باقی معاشروں پر فوقیت حاصل رہے گی، لیکن جب مسلمانوں نے آپ ﷺ کی تعلیمات سے دوری کو اختیار کیا تو رفتہ رفتہ پستیاں اور زوال مسلمان معاشروں کا مقدر بن گیا۔

مسلم سماج کی ترقی کے رہنما اصول اور سیرت طیبہ:

مسلم سماجی کی ترقی کے اصول سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ملاحظہ کیے جائیں تو اس میں کبھی تعداد زیادہ ہو گی، اور کبھی کم ان کی تعداد کی تعیین کرنا مشکل ہے، کیونکہ بعض مفکرین نے تفصیل کو سامنے رکھا ہے اور بعض نے اجمال کو سامنے رکھا ہے، اسلیے ان کی تعداد میں کمی بیشی نظر آتی ہے۔ لیکن ان میں کچھ اصول کلی ہیں، اور کچھ اصول جزوی یا ذیلی ہیں، ہم یہاں پر بہت اہم اور کلی اصول ذکر کرتے ہیں، یہ وہ بنیادی اصول ہیں جن کیوجہ سے مسلم سماج کی ترقی ممکن ہے، مگر ان پر مسلم سماج میں بہت کم کام کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے مسلم ممالک کے سماج میں ترقی کا فقدان ہے، ترقی کی رفتار تیز کرنے کے بجائے مسلم حکمرانوں میں سے بعض خود غرضی، رشوت خوری، مفاد پرستی، سود و حرام خوری، وغیرہ وغیرہ میں ملوث لوگوں کو قرار واقعی سزا دینے کے بجائے اپنی حکمرانی مضبوط کرنے کے چکر میں پڑے رہتے ہیں، جب رعایا پر ظلم و زیادتی کا احساس تک بھی نہ ہو تو پھر ترقی کی رفتار از خود رک جاتی ہے۔ دوسرا اسلامی سماج میں تعلیم و تربیت تحقیق و تنقیح کا معیاری نہ ہونے کی وجہ سے بھی ترقی نہیں ہو رہی ہے، جدید تعلیم و تربیت کا فقدان بھی اسی کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ اسلامی و مسلم سماج میں جدید ریسرچ کا نہ ہونا بھی ایک وجہ ہے، کیونکہ تعلیم کے ذریعہ ہر شعبہ زندگی میں ترقی ممکن ہے، لیکن اس پر عمل کم ہو رہا ہے۔

1) تعلیم:

تعلیم میں جدید و قدیم علوم شامل ہیں، جس فن و علم کی سماج کے میدان میں ضرورت ہے، اس کو حاصل کرنا، اور اس کے لیے منصوبہ بندی کرنا، اور اس علم و فن کو عام فہم بنا کر عوام کو پڑھانا، سکھانا اور تربیت کرنا شامل ہے۔ اب اس محنت کی عظمت کو حدیث طیبہ میں ملاحظہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:سياتيكم أقوام يطلبون العلم، فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم و اقنوهم". قلت للحكم ما "اقنوهم"؟ قال: علّموهم[9].

---

[9]-أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة القزويني، سنن ابن ماجه ت الأرنؤوط (دار الرسالة العالمية 1430 هـ ،2009 م) 166:1، رقم الحديث 246۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمہارے پاس لوگ علم کے حصول کے لیے آئیں گے پس جب ان سے ملاقات ہو تو ان کو خوش آمدید کہو اور ان کو وصیت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مطابق تعلیم دو۔

تحقیق حدیث:

وأخرج الحاكم في "المستدرك" (1/ 88) من طريق سعيد بن سليمان الواسطي، قال الحاكم: "هذا حديث ثابت لاتفاق الشيخين على الاحتجاج بسعيد بن سليمان وعباد بن العوام و الجريري ، ثم احتجاج مسلم بحديث أبي نضرة. فقد عددت له في المسند الصحيح،رواه ابن ماجة (247)، صحيح الجامع: (3651). وحسنه السيوطي في الجامع الصغير،وشيخ البانیؒ[10]۔

ترجمہ: اس حدیث کو امامؒ مستدرک نے سعید بن سلیمان الواسطی، امام حاکمؒ یہ حدیث ثابت کیونکہ اس پر شیخین کا اتفاق ہے، کہ وہ سعید بن سلیمان کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں، پھر امام مسلمؒ نے اس حدیث کو ابی نضرہ کے طریقہ سے نقل کیا ہے، اور اس کی چند ایک اسناد بھی ذکر کی ہیں۔ امام ابن ماجہ نے سنن میں صفحہ (247) میں اس حدیث کو نقل کیا ہے، صحیح الجامع میں صفحہ (3651) پر اس حدیث کو نقل کیا ہے، امام سیوطیؒ نے جامع صغیر میں اس حدیث کو نقل کیا ہے، شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیا ہوا تھا, کہ ہماری منڈی، بازار، میلے، اور خرید و فروحت کے مراکز میں صرف وہ بائع و مشتری اور تاجر آئے جو دینی علوم کی سمجھ رکھتا ہو۔
امام ترمذیؒ نے نقل کیا ہے:

قال عمر بن الخطاب: لا يبع في سوقنا إلا من قد تفقه في الدين- هذا حديث حسن غريب[11]۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے بازاروں میں صرف دین کی سمجھ رکھنے والا تاجر (خرید و فروخت) کرنے آئے۔

تحقیق حدیث:

أخرجه الترمذي في السنن (487) بلفظ: لا يبع في سوقنا إلا من قد تفقه في الدين. وقال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وقال ابن كثير في مسند الفاروق (2/ 24): وهو إسناد حسن صحيح. وحسنه الألباني في صحيح الترمذي.

2) محنت:

محنت میں ہر وہ عمل شامل ہے، جس کی انسان کو سماج و معاشرہ میں ضرورت ہے۔ اب اس محنت کی عظمت کو حدیث طیبہ میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:

عائشة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" إن اطيب ما اكل الرجل من كسبه، وإن ولد الرجل من كسبه[12]۔

---

[10]- أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي، شعب الإيمان،(مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند1423 هـ ،2003 م) 350:3۔

[11]- أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي ،سنن الترمذي،(دار الغرب الإسلامي بيروت الطبعة الأولى، 1996 م) 496:1 رقم الحديث487۔

[12]- أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار(مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة 1409 هـ - 1989 م)436:12 ، رقم الحديث 24171۔

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پاکیزہ کھاناوہ ہے جو آدمی (اپنی محنت کی کمائی) سے کھائے، اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی ہے۔ علماء محدثین کے اس کے بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ صرف دو، تین کو ذکر کیا جاتاہے۔1) تجارت۔2) زراعت۔3) ہاتھ کی کمائی۔

تحقیق حدیث:

سنن ابی داود/البیوع 79 (3528، 3529)، سنن الترمذی/الأحکام 22 (1258)، سنن ابن ماجه/التجارات 64 (229)، (تحفة الأشراف: 17992)، مسند احمد (31/6، 41، 127، 162، 193، 201، 202، 220)، سنن الدارمی/البیوع 6 (2579) (صحیح)

(متابعات سے تقویت پاکر یہ روایت صحیح ہے، ورنہ اس کی راویہ "عمة عمارة" مجہولہ ہیں، شیخ البانیؒ نے اس حدیث بارے میں کہا "وإسناده صحیح"[13] ترجمہ، اس حدیث کی سند درست ہے۔

3) تنظیم: تنظیم سے مراد متحد و منظم ہو کر سماجی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى[14]۔

ترجمہ: مؤمنوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ محبت، رحم اور شفقت ونرمی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کا کوئی عضو درد کرتا ہے تو باقی سارا جسم بھی اس کی وجہ سے بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تحقیق حدیث:

إسناده صحیح علی شرط الشیخین.أبومعاویة: هو محمد بن خازم الضریر، والأعمش: هو سلیمان بن مهران، والشعبي هو عامر بن شراحیل.وأخرجه ابن أبي شیبة 13/ 253، وهناد في "الزهد" (1029)، وابن منده في "الإیمان" بعد (319) من طریق أبي معاویة، بهذا الإسناد. وقرن ابن أبي شیبة بأبي معاویة وکیعا.وأخرجه مسلم (2586) (67)، وابن منده في "الإیمان" (319)، واللالکائي في "أصول الاعتقاد" (1677)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1367) من طرق، عن الأعمش، بنحوه.وأخرجه ابن المبارك في "المسند" (14)، وفي "الزهد" (722)، والطیالسي (790)، والحمیدي (919)، ومسلم (2586)، والبغوي في "الجعدیات" (608) وابن حبان (233) و (297)، والرامهرمزي في "الأمثال" (40) (42)، والطبراني في "الصغیر" (382)، والإسماعیلي في "معجم الشیوخ" ص 348، وابن منده في "الإیمان" (322)،والبیهقي في "شعب الإیمان" (7610)، والخطیب في "تاریخ بغداد" 12/ 65 من طرق عن الشعبي، بنحوه.وأخرجه الرامهرمزي في "الأمثال" (41)، وأبو الشیخ الأصبهاني في "الأمثال" (350)، وأبو نعیم في "تاریخ أصبهان" 2/ 62، 74، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1366) (1368)۔

---

[13]- محمد ناصر الدین الألباني، إرواء الغلیل في تخریج أحادیث منار السبیل،(المکتب الإسلامي بیروت الطبعة:الثانیة 1405 هـ 1985 م)330:3،رقم الحدیث839۔

[14]- الإمام أحمد بن حنبل ، مسند الإمام أحمد بن حنبل، (مؤسسة الرسالة 1421 هـ ،2001 م)323:30،رقم الحدیث 18372۔

علامہ ڈاکٹر اقبالؒ نے فرمایا ہے:

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ　　　پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ[15]

ان اصولوں کو سیرت طیبہ ﷺ میں ذکر فرمایا گیا ہے، ان پر عمل کر کے صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جدوجہد کی اور حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس میں ہی مسلم سماج کی ترقی ممکن ہے، مسلم سماجی کی ترقی آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ پر عمل کرنے میں ہے، لیکن صحابہ اکرام علیہم الرضوان نے دنیا سے زیادہ محبت نہیں کی کیونکہ دینا فانی چیز ہے، اور وہ فانی دنیا میں "قدر ضرورت" کو کافی سمجھتے تھے، اصحاب رسول ﷺ حرص وخواہشات سے بالکل مبرا تھے، ان کی زندگی کا مشن "قدر ضرورت" پر شاکر ہونا تھا، اور یہ چیز ان کی زندگی میں نمایاں نظر آتی ہے، دوسرا یہ بھی تھا کہ اصحاب رسول ﷺ "کفایت شعاری" سے کام لیتے تھے، اصحاب رسول ﷺ کے اس عمل کو قرآن پاک میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے، اور سیرت طیبہ ﷺ میں بھی مذکور ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا[16]۔

ترجمہ: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن عبد الله بن عمرو بن العاص، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: " قد افلح من اسلم، ورزق كفافا، وقنعه الله بما آتاه[17]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "وہ انسان کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا، اور جو اس کو روزی گزر بسر کے لیے ملی اس کو کافی سمجھا، اور اللہ تعالی نے اسے جو دیا اس پر قناعت کی۔

تحقیق حدیث:

اس حدیث کو عبد بنُ حميد في "المنتخب" (341)، ومسلم (1054)، والترمذي (2348)، والحاكم 4/ 123، والبيهقي في "السنن" 4/ 196، وفي "الشعب" (10345)، والبغوي في "شرح السنة" (4043) من طريق عبد الله بن يزيد المقرئ، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. قلنا: بل هو على شرط مسلم. وأخرجه ابنُ ماجه (4138) من طريق حميد بن هانيء الخولاني، عن أبي عبد الرحمن الحبلي، به.وأخرجه ابنُ حبان (670)، ويعقوب بن سفيان في "تاريخه" 2/ 523، وأبو نعيم في "الحلية" 6/ 129، والبيهقي في "الشعب" (9723) و (10346) من طريقين، عن سعيد بن عبد العزيز، عن عبد الرحمن بن سلمة الجُمَحي، عن عبد الله بن عمرو، به. قال أبو نعيم: غريب من حديث عبد الرحمن.وفي الباب عن فَضَالة بن عُبيد عند الترمذي (2349) 6/ 19.

[15] – علامہ ڈاکٹر اقبال، کلیات اقبال،

[16]– سورۃ الفرقان، 67:25۔

[17]– أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي، سنن الترمذي، (دار الغرب الإسلامي بيروت الطبعة الأولى، 1996م) رقم الحديث، 2348۔

مسلم سماج کی عدم ترقی کی چندوجوہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

مسلم سماج کی عدم ترقی کی وجوہات:

مسلم سماج میں عدم ترقی کی کئی ایک وجوہات ہیں مگر ان میں سے سب زیادہ جو عدم ترقی کی وجہ بن رہی ہے، وہ تقریبا تین / چار ہیں جن کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے، اور ساتھ ہی ان کے بارے میں قرآن وسنت اور سیرت طیبہ ﷺ میں کیا کچھ فرمایا گیا ہے، اس کو بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

1) حکمرانی میں لاقانونیت:

لاقانونیت جس ملک میں ہو وہ ملک ترقی نہیں کرسکتا، اس ملک میں بیرونی سرمایہ، تاجر حضرات کو سرمایہ لگانے میں خوف ہوتا ہے، اس ملک میں سیاح نہیں آتے، اس ملک میں عدم تحفظ ہوتا ہے لوگوں کو جان کے لالے پڑے ہوتے ہیں، انتشار، خوف، ڈر، قتل وغارت کا بازار گرم ہوتا ہے۔ قرآن وسنت اور سیرت طیبہ ﷺ میں آپ ﷺ نے حکمرانی کے جو اصول بیان کیے ہیں ان پر چلنے سے ہی ترقی ممکن ہے۔ آپ ﷺ نے عمدہ سماج کی بنیادی رکھی ہے، جس میں تمام افراد معاشرہ کے لیے ترقی کے یکساں مواقع میسر ہیں، جس میں ظلم وجبر نہیں، بلکہ عدل وانصاف موجود ہے۔ جس میں ناحق دوسروں کے مال ومتاع کو لینا نہیں، بلکہ دوسروں کے مال سے اپنے آپ کو دور کرنا ہے، جس میں سب کو متحد ہو کر کام کرنا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرماتا ہے:

وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ[18]۔

ترجمہ: اور اللہ تعالی ظالموں کے کاموں سے ہر گز بے خبر نہیں ہے انہیں ڈھیل دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے جس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أنس رضي الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (انصر أخاك ظالما أو مظلوما). قالوا: يا رسول الله، هذا ننصره مظلوما، فكيف ننصره ظالما؟ قال: (تأخذ فوق يديه)[19].

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم صحابہ اکرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مظلوم کی مدد تو کرتے ہیں، ظالم کی کیسے کریں فرمایا ظلم سے اس کے ہاتھ کو روک کر اس کی مدد کرو۔

2) سود وحرام خوری:

دوسری وجہ مسلم سماج کی عدم ترقی کی سود خوری ہے، اس چکر میں کئی ایک مسلمان ممالک کو بالعموم اور پاکستان کو بالخصوص بین الاقوامی سطح کے اداروں نے اپنے چنگل میں کیا ہوا ہے، جس میں عصر حاضر کے بڑھے زیرک ودانا اور کئی ایک بڑے اداروں میں تعلیم کے ماہر بھی ڈوبتے نظر آتے ہیں، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی اور جناب رسول اللہ ﷺ سے جنگ شروع کی ہوئی ہے ۔ قرآن پاک، احادیث رسول اللہ ﷺ اور سیرت طیبہ ﷺ۔نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے۔

---

[18]- سورہ ابراھیم 42:14۔

[19]- أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي، صحيح البخاري(دار ابن كثير، دار اليمامة دمشق1414 هـ 1993 م) 863:2،رقم الحديث 2311۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا[20]۔

ترجمہ:اللہ تعالی نے خرید وفروخت کو حلال کیااور سود کو حرام کیا ہے۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ[21]۔

ترجمہ:تم جو چیز زیادہ لینے کو دو، کہ دینے والے کا مال بڑھے تو وہ اللہ تعالی کے ہاں نہیں بڑھے گی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "الربا سبعون حوبًا،أيسرها نكاح الرجل أمه[22]۔

ترجمہ:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایاسود ستر /70قسم کے گناہ ہیں سب سے معمولی سود کا گناہ اپنی والدہ سے برائی کرنا ہے ۔

تحقیق حدیث:

ضعيف جدًا؛ عبد اللّٰه بن سعيد متروك، أخرجه ابن ماجه (2274)، والبخاري في التاريخ 5/ 95، وابن الجارود (647)، وابن عدي 5/ 275، والعقيلي 2/ 257، وابن الجوزي في الموضوعات (2/ 153)، والبيهقي في الشعب (520)، والمروزي في السنة (104)، وهناد في الزهد (1176)، وابن أبي الدنيا في الصمت (173)، والدينوري في المجالسة (1590).

3) انتشار وخلفشار :

تیسری وجہ مسلم سماج میں انتشار وخلفشار ہے، جس کی وجہ سے مسلم سماج کی ترقی نہ ہونے کے برابر ہے، کیونکہ امن وامان ترقی کا ضامن ہوتا ہے جب تک کسی ملک میں امن نہیں ہو گا وہاں پر ترقی ممکن نہیں ہے افراتفری،لوٹ مار۔ قتل وغارت،چوری چکاری،رشوت،وغیرہ کی وجہ سے بھی تاجر اور صنعت کار سرمایہ کاری نہیں کرتے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ[23]۔

---

[20]-البقرہ2:275

[21]-الروم30:39۔

[22]- أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار(مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة 1409 هـ - 1989 م) 229:12 ،رقم الحديث 23406

[23]-ال عمران3:103۔

ترجمہ:اور اللہ تعالی کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے تھام لو،اور آپس میں پھٹ نہ جاؤ۔

وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ[24]۔

ترجمہ:اور آپس میں جھگڑو نہیں پھر بزدلی دکھاؤ گے۔

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ [25]۔

ترجمہ:جوایک ذرہ بھر برائی کرے گااسے دیکھے گا۔

یہ تو قرآن پاک کی آیات طیبات ہیں جن میں اللہ تعالی انتشار وافتراق سے منع کیا ہے، اوراس کی مذمت فرمائی ہے، یہ بہت طویل عنوان ہے مختصراچند آیات کاصرف ترجمہ ذکر کیاہے،ورنہ مفسرین ائمہ نے اس پر طویل گفتگو کی ہے۔

آپ ﷺ نے انتشار و خلفشار سے سختی سے منع کیاہے:

أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا، وكونوا عباد الله إخوانا[26]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو،ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو،اور آپس میں بغض نہ رکھو،اور باہمی حسد نہ کرو،بلکہ اللہ تعالی کے بندے بن کر بھائی بھائی بن جاؤ۔

تحقیق حدیث:

إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن جريج: هو عبد الملك بن عبد العزيز.وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (455)، وابن الأعرابي في "معجمه" (934) من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو عوانة في البر والصلة كما في "الإتحاف" 2/ 305 من طريق أبي عاصم النبيل، عن ابن جريج وزكريا بن إسحاق، به. وأخرجه أبو عوانة من طريق حجاج بن محمد، عن ابن جريج وحده، به.وانظر (12073).

سیرت رسول اللہ ﷺ اور امام ترمذی:

سیرت رسول اللہ ﷺ کے لیے امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی سے ابواب البر والصلۃ یکسوئی سے پڑھنا چاہیے۔تاکہ سیرت طیبہ ﷺ میں موجود انمول موتی جو سماج ومعاشرہ کی سربلند کے لیے ضروری ہیں۔ان سے آگاہ ہو جائے ۔جب سے مسلم دنیا کے عام وخاص افراد نے قرآن پاک، سنت رسول اللہ ﷺ ،اور سیرت طیبہ ﷺ پر عمل کرنا چھوڑ دیاہے۔توان کو کامیابی نہیں مل رہی ہے،اور آئے روز ناکامی ان کا مقدر بن چکی

[24]- الانفا ل46:8 ۔

[25]-الزلزال8:99 ۔

[26]- أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي، سنن الترمذي ،(دار الغرب الإسلامي ، بيروت،1996 م) 491:3،رقم الحديث 1935 ۔

ہے۔اس کی اصل وجہ اسلام اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے روگردانی ہے۔اور غیر اقوام کے اصول و قواعد پر عمل کرنا ہے۔ جس کی وجہ سے آج کا مسلمان سماجی طور پر کمزور تر ہو گیا ہے۔اور اپنی ترقی کے بارے میں ہزار جتن کرنے کے باوجود بھی ترقی ممکن نہیں ہے۔بلکہ ہمارے سماج میں اب عدم اتفاق سیاسی و مذہبی انتشار و خلفشار انتہاء پسندی لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ، ظلم وزیادتی، قتل وغارت، فساد، عیب جوئی، حسد، غرور و تکبّر، مفاد پرستی، دھوکا دہی، دوغلاپن، ملاوٹ، حرص، رشوت خوری، زناکاری، سود و حرام خوری، ذخیرہ اندوزی، چوری، شراب نوشی، منشیات کا استعمال، ناجائز منافع خوری اور جُوا کھیلنا عام ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے ترقی کے بجائے تنزلی اور ناکامی ہماری دہلیز پر آئی ہوئی ہے۔یہ وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہماری ترقی ممکن نہیں ہے۔ تاوقتیکہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر مکمل عمل نہ کرنا شروع کر دیں۔

خلاصہ بحث:

اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی سماجی زندگی میں ضرورت آنے والے راہنما قواعد وضوابط موجود ہیں جن کو بروئے کار لاکر ہم ترقی اور خوشحالی حاصل کرسکتے ہیں۔اور آپ ﷺ نے ان پہلوؤں کو بھی ذکر کر دیا ہے جن سے بچنا ہے۔جو ہماری مشکلات میں اضافہ کا سبب بن سکتے ہیں۔آپ ﷺ کی زندگی مبارک بڑی ہمہ گیر، وسیع اور ہر زمانہ کی سماجی ضروریات میں رہنمائی کے اصول دینے والی ہے، سیرت طیبہ کا موضوع ایسے روشن نقوش سے مالامال ہے۔جس کی روشنی سے ہم اپنے اپنے سماج کی کسی بھی نوع کی تاریکی کا خاتمہ کرسکتے ہیں۔ اور سیرت طیبہ ﷺ میں ایسے اصول و قواعد موجود ہیں جن پر عمل کرکے ہم دنیاوآخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں، کیونکہ سیرت طیبہ کا سماجی پہلو آج بھی ایک روشن قندیل ہے۔ایک منبع فیض اور بہترین اسوۂ حسنہ سے مزین ہے، آپ ﷺ نے عمدہ سماج کی بنیاد رکھی ہے، جس میں تمام افراد معاشرہ کے لیے ترقی کے یکساں مواقع میسر ہیں، جس میں ظلم وجبر نہیں بلکہ عدل وانصاف موجود ہے۔ اس میں ناحق دوسروں کے مال و متاع کو لینا نہیں بلکہ اس سے اپنے آپ کو دور کرنا ہے، جس میں سب کو متحد ہو کر کام کرنا ہے۔

سفارشات :

1)ترقی کے راہنما اصولوں کو لاگو کیا جائے اور ہر سطح پر قوم کے افراد کو انہیں آپنانے کا کہا جائے ۔

2)سیرت طیبہ ﷺ سے اخذ شدہ ترقی کے قواعد کو بنیادی معاشی تصورات میں پڑھایا جائے، اور ابتداء سے ہی تعلیمی سسٹم بچوں کے ذہن میں اتارا جائے۔

3)اسلامی معاشیات کو عملی جامہ پہنانے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

4)سماجی مسائل کو سیرت طیبہ ﷺ سے منسلک کیا جائے۔

5)سیرت طیبہ ﷺ میں مختلف کاموں کو عملی نمونہ بنایا جائے، محض زبانی کلامی گفتگو سے اس کی اہمیت کو ختم نہ کیا جائے بلکہ عملی طور پر بروئے کار لایا جائے۔